
جہنم کی
سزائیں
30 July 2026
(For Islamic Brothers)
ہفتہ وار اجتماع کا بیان
انٹرنیشنل افئیر کے لیے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْراً بِھَا مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِھَا حَتّٰی یُبَلِّغَنِیْھَا

یعنی جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر دس (10) رحمتیں اُتارتا ہے اور ایک فرشتہ اس دُرُودِ پاک کو مجھ تک پہنچانے پر مقرر رہے۔ (معجم کبیر، ۸/۱۳۴، رقم: ۷۶۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بَیان سُننے کی نیّتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم حاصل کرنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آج کے اجتماع میں سب سے پہلے ہم دوزخ کے بارے میں سُنیں گے کہ دوزخ کیا ہے، اس کے بعد بزرگوں کے خوفِ آخرت اور خوفِ دوزخ کے کچھ واقعات سنیں گے۔ جبکہ آخر میں مختلف گناہوں پر دوزخ میں ہونے والے عذابات کے بارے میں سنیں گے۔ اے کاش! دلجمعی کے ساتھ اول تا آخر مکمل بیان سننے کی سعادت مل جائے۔

آیئے! دوزخ سے مُتَعَلِّق ایک عبرت آموز حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

"جہنم میں لے جانے والے اعمال" جلد 1 صفحہ نمبر 97 پر لکھا ہے: ایک مَرتبہ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرت عُمَر بِن خَطَّاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حَضْرتِ کَعبُ الاَحبار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے اِرشاد فرمایا: اے کَعْب! ہمیں ڈَر والی کچھ باتیں سُنائیں۔ تو حضرت کعب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے عرض کی: اے امیرُ المؤمنین! اگر آپ قِیامَت کے دِن سَتّر (70) انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے عمل لے کر بھی آئیں تو قِیامت کے اَحوال

1…جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

دیکھ کر اُنہیں حَقیر جاننے لگیں گے۔ اِس پر امیرُ المُؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کچھ دیر کے لیے سَر جُھکا لیا پھر اِرْشاد فرمایا: اے کَعْب! مزید سُنائیں۔ تو اُنہوں نے عرض کی: اے امیرُ المؤمنین! اگر دوزخ میں سے بیل کے ناک جتنا حِصہ مَشْرِق میں کھول دِیا جائے تو مغرب میں موجود شخص کا دِماغ اُس کی گرمی کی وجہ سے اُبل کر بَہہ جائے۔ اِس پر امیرُ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کچھ دیر کے لئے سَر جُھکا لیا پھر جب اِفاقہ ہوا تو اِرْشاد فرمایا: اے کعب! اور سُنائیں۔ تو اُنہوں نے پھر عرض کی: اے امیرُ المؤمنین! قِیامَت کے دِن دوزخ اس طرح بھڑکے گا کہ کوئی مقرب فرشتہ یا نبیِ مُرسَل ایسا نہ ہو گا جو گُھٹنوں کے بَل گِر کر یہ نہ کہے: رَبِّ! نَفْسِیْ! نَفْسِیْ! (یعنی اے میرے رَبّ کریم! آج میں تجھ سے اپنی بخشش کے عِلاوہ کچھ نہیں مانگتا)۔

حضرت کَعبُ الاحبار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مَزید بتایا: جب قِیامت کا دِن آئے گا تو اللہ پاک پچھلوں اور اگلوں کو ایک ٹیلے پر جَمْع فرمائے گا، پھر فِرِشتے اُتر کر صَفیں بَنائیں گے۔ اِس کے بعد اللہ پاک اِرشاد فرمائے گا: اے جبرائیل! دوزخ کو لے آؤ۔ تو حَضْرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام دوزخ کو اِس طرح لے کر آئیں گے کہ اُس کی سَتَّر ہَزار (70000) لگاموں کو کھینچا جارہا ہو گا، پھر جب دوزخ مَخلوق سے سو (100) برس کی راہ پر پہنچے گی تو اُس میں اتنی شدید بھڑک پیدا ہو گی کہ جس سے مخلوق کے دِل دہل جائیں گے، پھر جب دوبارہ بھڑک پیدا ہو گی تو ہر مُقرَّب فِرِشتہ اور نبیِّ مرسَل گُھٹنوں کے بَل گِر جائے گا، پھر جَب تیسری مَرتبہ بھڑکے گی تو لوگوں کے دِل گلے تک پہنچ جائیں گے اور عقلیں گھبرا جائیں گی، یہاں تک کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام عَرْض کریں گے: میں تیرے خَلیل ہونے کے صَدْقے صِرف اپنے لئے سُوال کرتا ہوں۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام عرض گزار ہوں گے: یاالٰہی! میں اپنی دعا کے صَدْقے صِرف اپنے لئے سُوال کرتا ہوں۔ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام عَرْض کریں گے: یاالٰہی! تُو نے مجھے جو عِزت دی ہے، اس کے صَدْقے میں صرف اپنے لیے سُوال کرتا ہوں، اُس مریم (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا) کیلئے سُوال

نہیں کرتا جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔(دوزخ میں لے جانے والے اعمال، ص۹۸،۹۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قیامت کا ہولناک منظر

پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! بروزِ قیامت جب دوزخ کو لایا جائے گا تو کیسا جان کو پگھلا دینے والا مَنظر ہو گا؟ ذرا تصوُّر کیجئے! اِس وقت سُورج تقریباً چار ہزار (4000) برس کی راہ پر ہے اور ہماری طرف اُس کی پیٹھ ہے، قِیامت کے دِن سُورج صِرف سَوا میل پَر ہو گا اور اُس کا مُنہ ہماری طرف ہو گا، بھیجے کھولتے ہوں گے اور اِس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ سَتّر (70) گز زمین میں جَذب ہو جائے گا، پھر جو پسینہ زمین نہ پی سکے گی وہ اُوپر چڑھے گا، وہ پسینہ کسی کے ٹخنوں تک ہو گا، تو کسی کے گھُٹنوں تک پہنچا ہو گا۔ کوئی کَمر تک اس میں غرق ہو گا تو کوئی سینے تک اس میں مبتلا ہو گا، کسی کے گلے تک پہنچا ہو گا۔ اس گرمی کی حالت میں پیاس کی کیا کیفیت ہو گی؟ حال یہ ہو گا کہ زبانیں سُوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی، کچھ کی تو زبانیں منہ سے باہر نکل آئیں گی، دِل اُبل کر گلے کو آئے ہوں گے، لوگ اپنے اپنے گناہوں کے مطابق تکلیف میں مُبْتَلا ہوں گے۔ کوئی کسی کا حال پوچھنے والا نہ ہو گا۔ بڑے مضبوط اور گہرے رشتے اس دن اپنی وقعت (اَہَمِّیَّت) کھو دیں گے، رشتہ داریاں اور تعلق داریاں کسی کام نہ آئیں گی، یہاں تک کہ سگے رشتہ دار جو دنیا میں ایک دوسرے کو دیکھ کر جیتے تھے، اس دن ایک دوسرے سے جان چُھڑائیں گے، بھائی بھائی سے بھاگے گا، بہن بہن سے بھاگے گی، ماں اولاد سے پیچھا چھڑائے گی تو اولاد ماں سے دُور ہٹے گی، باپ بچوں سے بیزار ہو گا تو بچے باپ سے بھاگیں گے، بیوی شوہر سے بھاگے گی تو شوہر بیوی سے بھاگتا ہو گا، اَلْغَرض! کوئی کسی کی امداد پر تیار نہ ہو گا، ہر جان نفسی نفسی پُکارے گی، ہر شخص اپنے

بارے میں سوچے گا، ہر ایک اپنی فکر کرے گا، اِلَّا مَا شَآءَ اللہ

یہ مصیبتیں چل رہی ہوں گی کہ دوزخ کو لایا جائے گا، اِس کے بھڑکنے سے مخلوق کے دِل ڈر جائیں گے، مُقرَّب فِرِشتے اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تک اِس سے پَناہ مانگیں گے اور ہر ایک عافیّت کا سُوال کرے گا۔ نفسی نفسی کا سماں ہو گا۔ اے کاش! ہمیں بھی اس دن دوزخ سے آزادی کا پروانہ مل جائے، اے کاش! ہمیں بھی دوزخ کے عذابات سے رہائی مل جائے، اے کاش! ہم بھی پُل صراط کی گھبراہٹوں سے نجات پاجائیں۔ اے کاش! ہم بھی حساب کتاب سے بچنے والے بن جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! اب دل تھام کر دوزخ کا تعارف بھی سنئے، چنانچہ

دوزخ کا تعارف

حضرت مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دوزخ کا تعارف کراتے ہوئے فرماتے ہیں: دوزخ ایک مکان (جگہ) ہے، جو اس قہار وجبّار کے جلال کا مظہر (یعنی جلال ظاہر ہونے کی جگہ) ہے۔ جس طرح اللہ پاک کی رحمت و نعمت کی کوئی انتہا نہیں ہے، اسی طرح اس کے غضب و قہر کی بھی کوئی حد نہیں۔ ہر وہ تکلیف و اذیت جو سوچی جائے، سمجھی جائے ایک ادنیٰ (معمولی) حصہ ہے ربّ کریم کے بے انتہا عذاب کا۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۶۳ ملتقطاً وملخصاً)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں ڈرانے کے لیے اللہ پاک نے قرآنِ پاک میں کئی مقامات پر دوزخیوں کو دیئے جانے والے عذابات کا ذکر فرمایا ہے، چنانچہ

پارہ 15 سُوْرَۃُ الْکَھف کی آیت نمبر 29 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ؕ وَ اِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَ سَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۝۲۹

(پ۱۵، الکھف: ۲۹)

ترجَمۂ کنزُالعرفان: بیشک ہم نے ظالموں کے لیے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں انہیں گھیر لیں گی اور اگر وہ پانی کے لیے فریاد کریں تو ان کی فریاد اس پانی سے پوری کی جائے گی جو پگھلائے ہوئے تانبے کی طرح ہو گا جو اُن کے منہ کو بُھون دے گا۔ کیا ہی بُرا پینا اور دوزخ کیا ہی بُری ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

تفسیر صراط الجنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت لکھا ہے: (وہ پانی جو دوزخیوں کو پلایا جائے گا) وہ روغنِ زیتون کی تلچھٹ کی طرح گاڑھا پانی ہے اور ترمذی کی حدیث میں ہے: جب وہ منہ کے قریب کیا جائے گا تو منہ کی کھال اس سے جل کر گر پڑے گی۔

اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی لکھا ہے: یہ آیتِ مبارکہ ہر اس مسلمان کے لئے بھی بڑی نصیحت ہے جو ظلم اور گناہ کرنے میں مصروف ہے، اسے اپنے گناہوں پر شرمندگی کا اظہار کرتے ہوئے توبہ و استغفار کرنا اور نیک اعمال میں مصروف ہو جانا چاہئے۔ ورنہ یاد رکھئے! مرنے کے بعد کا سفر انتہائی لمبا ہے، دوزخ کی گرمی بڑی شدید ہے، اہلِ دوزخ کا پانی پگھلے ہوئے تانبے کی طرح اور دوزخیوں کی پیپ ہے اور دوزخ کی قید بہت سخت ہے۔ (صراط الجنان، ۵/ ۵۶۲، ۵۶۱ ملخصاً)

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً دوزخ جیسی ہولناک جگہ کوئی اور نہیں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ہم مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے کہ ہم نے ایک گڑگڑاہٹ کی آواز سُنی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پوچھا: کیا تم جانتے ہو یہ کیا تھا؟ ہم نے عرض کی: اللہ پاک اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بہتر جانتے ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

نے ارشاد فرمایا: یہ پتھر ہے جسے اللہ پاک نے دوزخ میں 70 سال پہلے پھینکا تھا، لیکن اس کی گہرائی تک اب پہنچا ہے۔ (مسلم، کتاب الجنۃ، حدیث: ۷۱۶۷، ص ۱۱۷۲ بتغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دوزخیوں کو دیئے جانے والے عذابات

(فرشتے دوزخیوں کو دوزخ میں گرا کر) ایسے گھر میں قید کر دیں گے جس کے کنارے تنگ ہوں گے، راستے اندھیرے ہوں گے اور اس (گھر) میں ہلاکت کے اسباب چھپے ہوں گے، وہ قیدی ہمیشہ اس میں قید رہیں گے، اس میں آگ بھڑکائی جائے گی، ان (قیدیوں) کے پینے کو کھولتا پانی (ہوگا) اور رہنے کو دوزخ ہوگا، عذاب کے فرشتے ان (قیدیوں) کو ہتھوڑوں سے ماریں گے اور آگ ان (قیدیوں) کو جمع کرے گی، وہاں ان (قیدیوں) کے خیالات ختم ہو جائیں گے اور ان (قیدیوں) کو دوزخ سے آزادی نہ ملے گی، ان (دوزخیوں) کے پاؤں سر کے بالوں سے باندھ دیئے جائیں گے اور گناہوں کی کالک سے ان (دوزخیوں) کے چہرے کالے ہو جائیں گے، وہ (دوزخی) دوزخ کے کناروں سے پکاریں گے اور اس میں اِدھر اُدھر یوں چلاتے پھریں گے: اے مالک (یعنی دوزخ پر مقرر نگران فرشتے)! ہم پر عذاب کا وعدہ سچا ہو چکا، اے مالک! بیڑیاں ہم پر بہت بھاری ہیں، اے مالک! ہماری جِلدیں پک چکی ہیں، اے مالک! اب ہمیں اس سے نکال دے ہم دوبارہ بُرے اعمال نہیں کریں گے۔ دوزخ کے فرشتے جواب دیں گے: ہائے افسوس! امان کا وقت جا چکا، اب تمہارے لئے اس (دوزخ) سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں! پڑے رہو اسی میں دھتکارے ہوئے اور کلام مت کرو، اگر تمہیں ایک بار اس سے نکال بھی دیا جائے تو تم دوبارہ وہی کرو گے جس سے تم کو منع کیا جاتا ہے۔

تب وہ ناامید ہو جائیں گے اور اللہ پاک کے مقابلے میں حد سے بڑھ جانے پر افسوس کریں گے، مگر اب انہیں شرمندگی نجات نہ دلا سکے گی اور نہ ہی افسوس فائدہ دے گا بلکہ ان (دوزخیوں) کو ہار پہنا کر منہ کے بل ڈال دیا جائے گا، ان (دوزخیوں) کے اوپر (بھی آگ ہو گی اور ان دوزخیوں) نیچے (بھی آگ ہو گی، ان دوزخیوں کے)، سیدھی (طرف بھی آگ ہو گی، ان کی) اُلٹی (طرف بھی آگ ہو گی) (الغرض!) ہر طرف آگ ہی آگ ہو گی، وہ آگ کے اندر غرق ہوں گے، یہاں تک کہ ان کا کھانا (آگ ہو گا ان کا) پینا (آگ ہو گا، ان کا) پہننا (بھی آگ ہو گا اور ان کا) بچھونا (بھی) آگ ہی ہو گا، وہ دوزخ کی آگ کے ٹکڑوں کے درمیان ہوں گے، دوزخیوں کو تارکول کا لباس پہنایا جائے گا، دوزخیوں کو ہتھوڑے مارے جائیں گے، دوزخیوں کو بھاری بیڑیاں پہنائی جائیں گی، دوزخی دوزخ کی تنگ وادیوں میں چیخیں گے اور اس کے گہرے طبقات میں لگاموں میں جکڑے پھریں گے۔ دوزخیوں پر ہنڈیا کی طرح جوش مارتی آگ ڈالی جائے گی، وہ واویلا کرتے اور آہ وزاری کرتے چِلّاتے پھریں گے، دوزخی جب بھی موت کو پکاریں گے ان کے سَروں کے اوپر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جو ان کی کھال اور پیٹوں کے اندر کا سب کچھ پگھلا دے گا، دوزخیوں کے لئے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے جو اُن کی پیشانیوں کو چورا چورا کر دیں گے اور ان کے منہ سے خون ملی پیپ نکلے گی، شدتِ پیاس سے ان کے جگر پھٹ جائیں گے، ان کی آنکھوں کے ڈھیلے گالوں پر بہہ جائیں گے اور گالوں کا گوشت جھڑ جائے گا، ان کے اعضاء سے بال بلکہ کھال تک گر جائے گی اور جب جب ان کے چمڑے پک جائیں گے تو دوسرے چمڑوں سے بدل دیے جائیں گے۔ بالآخر ان کی ہڈیاں گوشت سے خالی رہ جائیں گی پس ان کی روحیں انکی رگوں اور پٹھوں میں اٹکی ہوں گی اور انکی رگیں دوزخ کی جھلسا دینے والی آگ کی حرارت سے خشک ہو جائیں گی ساتھ ہی وہ موت کی تمنا بھی کریں گے مگر ان کو موت نہ آئے گی۔ (احیاء العلوم، ۵/ ۷۲۲، ۷۲۱، بتغیر قلیل)

پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! کتنے عبرت ناک مناظر ہوں گے، آج اگر کوئی حادثے میں زخمی ہو جائے، اس کے جسم کی ہڈیاں ٹوٹ جائیں، کھال پھٹ جائے، زخموں سے خون نکلنے لگے، وہ چیخنے اور چِلّانے لگے، دنیا میں پیش آنے والے ایسے مناظر بھی دیکھے نہیں جاتے، سوچئے! جس کے ساتھ یہ سب گزر رہا ہو، اس پر کیا بیت رہی ہو گی۔ یہ تو دنیا کی بات ہے دوزخ کے عذابات کا تو اس دنیا کی بڑی سے بڑی تکلیف سے بھی کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ اللہ پاک ہمیں دنیا میں بھی اور کل آخرت میں بھی ہر طرح کی تکلیفوں اور عذابات سے نجات عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

احادیثِ طیبہ میں بیان کئے گئے عذابات

پیارے اسلامی بھائیو! مختلف احادیثِ کریمہ میں بھی دوزخ کے عذابات کی ہولناکیوں کو بیان کیا گیا ہے، آیئے! عبرت حاصل کرنے اور خود کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کی نیت سے چند جھلکیاں سنتے ہیں:

منقول ہے! حضرت جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے مکّے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے قَسَم کھا کر عَرض کی: اگر دوزخ کو سُوئی کے ناکے کے بَرابَر کھول دِیا جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اُس کی گرمی (Heat) سے مَر جائیں اور قسم کھا کر کہا: اگر دوزخیوں کی زَنجیر کی ایک کَڑی دُنیا کے پہاڑوں پر رَکھ دی جائے تو کانپنے لگیں اور اُنہیں قَرار نہ ہو، یہاں تک کہ نچلی زَمین تک دَھنس جائیں۔

(مجمع الزوائد، کتاب صفۃ النار، ۱۰/۷۰۶، ۷۰۷، حدیث: ۱۸۵۷۳ ملتقطاً)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: تمہاری یہ (دنیوی) آگ دوزخ کی آگ کے ستّر (70) حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ (ابن ماجۃ، کتاب الزھد، باب صفۃ النار، ص ۵۲۸، حدیث: ۴۳۱۸)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: اگر دوزخ کے ہتھوڑوں میں سے کوئی ہتھوڑا زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جِنّ و اِنس جمع ہو کر بھی اُس کو زمین سے نہیں اُٹھا سکتے۔(مسند احمد، مسند ابی سعید خدری، ۵۸/۴، حدیث:۱۱۲۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! آج دُنیوی آگ سہنے کی کسی میں طاقت نہیں تو دوزخ کی آگ کیسے برداشت ہو سکے گی؟ لہٰذا عافیّت اِسی میں ہے کہ دوزخ کی ہولناکیوں، پُلِ صِراط کی مصیبتوں اور آخِرت میں پیش آنے اور ہوش اُڑا دینے والے حالات کو پیشِ نَظر رکھتے ہوئے اُن سے بچنے کا سامان کریں۔

اے عاشقانِ اولیا! اگر ہم بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے معمولات کو دیکھیں تو ہمیں اندازہ ہو گا کہ وہ پاکیزہ صفات لوگ نمازیں پڑھتے، خوب خوب عبادتیں کرتے، روزے رکھتے، فرائض وواجبات کو پورا کرتے، گناہوں کے قریب بھی نہ جاتے مگر ان کا حال یہ تھا کہ خوفِ دوزخ سے لرزتے رہتے اور اس سے ہمیشہ پناہ مانگتے رہتے، خود مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عذابِ دوزخ سے پناہ مانگتے۔ یہی حال صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور دیگر بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا تھا۔ آیئے! بزرگوں کے خوفِ آخرت کی چند حکایتیں سنتے ہیں، چنانچہ

فاروقِ اعظم کی گریہ وزاری

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا شُمار **عشرۂ مبشرہ میں** ہوتا ہے(یعنی ان 10 خوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں آپ شامل ہیں جنہیں ایک ساتھ مالکِ جنت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جنّت کی

خوش خبری عطا فرمائی)۔ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فیض یافتہ اور تربیت یافتہ ہیں، کامل علم و عمل والے اور خوفِ خدا کے پیکر تھے۔ بلند مرتبہ پر فائز ہونے کے باوجود دوزخ کے عذابات کو یاد کر کے رونا اور آہ وزاری کرنا آپ کے معمولات میں شامل تھا۔

ایک بار امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے پارہ 27 سورۃ الطور کی آیت نمبر 7 اور 8 کی تلاوت کی:

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌۙ(۷) مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍۙ(۸)

(پ۲۷، الطور: ۷۔۸)

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک تیرے رب کا عذاب ضرور واقع ہونے والا ہے۔ اسے کوئی ٹالنے والا نہیں۔

یہ پڑھ کر آپ پر ایسی رِقّت طاری ہوئی کہ آپ کی سانس ہی اُکھڑ گئی اور یہ کیفیت کم و بیش 20 روز تک طاری رہی۔ (فضائل القرآن لابی عبید، باب ما یستحب... الخ، ص۱۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت عطا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا خوفِ دوزخ

حضرت علاء بن محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عطاء سلیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے گھر میں داخل ہوا اس وقت آپ پر بے ہوشی طاری تھی۔ میں نے اِن کی زوجہ اُمِّ جعفر سے پوچھا: حضرت عطاء سلیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حال میں کیوں ہیں؟ کہا: ہماری پڑوسن نے تنور جلایا، انہوں نے جلتا تنور دیکھا تو بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

حضرت ابراہیم محلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: میں حضرت عطاء سَلیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے گھر گیا تو میں نے انہیں گھر میں نہ پایا، اچانک مجھے آپ ایک کمرے کے کونے میں بیٹھے نظر آئے اور آپ کے آس

پاس کی جگہ گیلی ہو رہی تھی۔ میں نے گمان کیا کہ آپ نے یہاں وضو کیا ہو گا اور یہ اسی کا اثر ہے۔ تو مجھے آپ کے گھر میں رہنے والی ایک بوڑھی عورت نے بتایا: یہ زمین آپ کے آنسوؤں کی وجہ سے گیلی ہے۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۶/ ۳۰۵۔۳۰۶)

تفسیر صراطُ الجِنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت لکھا ہے: دوزخ میں دوزخی کو جب پیپ کا پانی پلایا جائے گا تو وہ اس کی کڑواہٹ کی وجہ سے بڑی مشکل سے تھوڑے تھوڑے گھُونٹ لے گا اور اس کی قباحت و کراہت (ناپسندیدگی) کی بنا پر ایسا لگے گا نہیں کہ وہ اسے گلے سے اتار لے اور مختلف عذابات کی صورت میں ہر طرف سے موت کے اسباب اس کے پاس آئیں گے، لیکن وہ مرے گا نہیں کہ مر کر ہی راحت (سکون) پالے اور اسے ہر عذاب کے بعد اس سے زیادہ شدید اور سخت عذاب ہو گا۔

(صراط الجنان، ۵/ ۱۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مختلف گناہوں کے مختلف عذابات

پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے بزرگوں کے خوفِ دوزخ کے کچھ واقعات سُنے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو دوزخ کی پیٹھ پر قائم پُل صِراط سے گزرنا ہے۔ اگر ہم اپنے دل میں دوزخ کی ہولناکیوں کا ڈر پیدا کریں گے تو ربّ کریم کی رحمت سے امید ہے کہ دوزخ سے نجات پا جائیں گے۔ دوزخ کے عذابات بے شمار ہیں۔ بعض روایات میں مختلف گناہوں کے مختلف عذابات بتائے گئے ہیں۔ آیئے! ایسے ہی 3 گناہوں کا تذکرہ سنتے ہیں اور ان گناہوں سے بچنے کی بھی پکی نِیَّت کرتے ہیں، چنانچہ

(1) متکبرین کو دیا جانے والا عذاب

حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تکبر کرنے والے چیونٹیوں کی طرح آدمیوں کی صورت میں اٹھائے جائیں گے، ہر طرف سے ذِلّت انہیں ڈھانپ لے گی، انہیں دوزخ کے قید خانے کی طرف لے جایا جائے گا جس کا نام **بُوْلَس** ہے، آگ ان پر چھا جائے گی اور انہیں "طِیْنَۃُ الْخَبَال" یعنی دوزخیوں کی پیپ اور خون پلایا جائے گا۔ (ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، ۴/۲۲۱، حدیث: ۲۵۰۰)

مشہور مفسرِ قرآن حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے: **بُوْلَس** یعنی یاس و نا امیدی کیونکہ وہاں سے نکلنے کی امید نہ ہو گی اس لیے اس مقام کا نام **بُوْلَس** ہے۔ پھر جیسے پانی میں ڈُوبنے والا ہر طرف سے پانی میں گھرا ہوتا ہے ایسے ہی یہ لوگ آگ کے سمندر میں ڈُوبے ہوں گے، ہر طرف سے آگ ہو گی اور اس آگ میں مختلف آگوں کی گرمی جمع کر دی گئی ہو گی، اسے آگوں کی آگ فرمایا گیا۔ مزید فرماتے ہیں: غُصّہ (کرنے والوں) اور متکبرین (تکبر کرنے والوں) کو دوزخ کے نچلے طبقہ اَسْفَلُ السّافِلین میں رکھا جائے گا جہاں تمام دوزخیوں کا خون پیپ کچ لہو بہہ کر آتا رہے گا، انہیں وہ پلایا جائے گا، اس گندگی کا نام طِیْنَۃُ الْخَبَال ہے۔ خبال بمعنی فساد، طینہ بمعنی بدبودار نچوڑ، یہ نہایت ہی گرم بہت بدبودار، گاڑھا گاڑھا ہو گا، سخت بدمزہ جسے دیکھ کر قے آجائے، دل گھبرائے مگر پیاس و بھوک کے غلبہ سے کھانا پڑے گا۔ خدا کی پناہ! (مرآۃ المناجیح ۸/۶۶۱)

اے عاشقانِ رسول! اپنے کمزور بدن پر ترس کھائیے اور دوزخ کی تباہ کاریوں سے اپنے آپ کو ڈرائیے، جب بھی نفس و شیطان کسی مسلمان کو حقیر جاننے اور غرور و تکبُّر کا مظاہرہ کرنے پر اُبھارے

تو فوراً دوزخ کے عذابات کو یاد کیجئے، کیونکہ تکبُّر بہت بُری عادت ہے، جس بدنصیب کو تکبُّر کی بیماری لگ جائے اسے تباہی و بربادی کے دہانے پہ لا کھڑا کرتی ہے اور بالآخر اسے دوزخ کا حقدار بنا دیتی ہے، چنانچہ

حضرت **عبداللہ** بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: دوزخ میں ایک محل ہے جس کا نام **بُؤلَس** ہے، اس میں ظالم اور متکبر لوگ داخل ہوں گے، یہ سب آگوں کا مرکز ہے، سب بُرائیوں سے زیادہ بُرا ہے، سب غمناکیوں سے زیادہ غمناک ہے، سب موتوں کی موت ہے اور بدترین کنوؤں سے بدترین ہے۔ (التخویف من النار لابن رجب، ص۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) نمازیں قضا کرنے والوں کا عذاب

پیارے اسلامی بھائیو! دوزخ میں جن بدنصیبوں کو دردناک اور ہولناک عذابات کا سامنا کرنا پڑے گا، ان میں **نمازیں قضا** کرنے والے بھی شامل ہیں، جنہیں دوزخ کی "غَی" نامی وادی میں ڈالا جائے گا، چنانچہ

اللہ پاک پارہ 16 سورۂ مریم آیت نمبر 59 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۙ﴿۵۹﴾	تَرجَمۂ کنزالعرفان: تو ان کے بعد وہ نالائق لوگ ان کی جگہ آئے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی تو عنقریب وہ جہنم کی خوفناک وادی غی سے جاملیں گے۔
(پ ۱۶، سورہ مریم: ۵۹)	

ہولناک کُنواں

حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اَعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **غَیّ** دوزخ میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے، اس میں ایک کنواں ہے، جس کا نام **ھَبْ ھَبْ** ہے، جب دوزخ کی آگ بجھنے پر آتی ہے، اللہ پاک اس کنوئیں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بَدبُودار بھڑکنے لگتی ہے، یہ کنواں بے نمازیوں، بدکاری کرنے والوں، شرابیوں، سُود خوروں اور ماں باپ کو تکلیف دینے والوں کے لیے ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۴۳۴ ملتقطاً وملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) غیبت کرنے والوں کا عذاب

اے عاشقانِ رسول! غیبت بھی ایک ایسا گناہ ہے جو دوزخ کے عذابات کا حق دار بنا سکتا ہے۔ کسی مسلمان کی غیر موجودگی میں کسی ایسے عیب کا ذِکر کرنا، جو اس میں موجود ہو **غیبت** کہلاتا ہے اور غیبت کرنا گناہِ کبیرہ، قطعی حرام اور دوزخ میں لے جانے والا کام ہے، غیبت کرنے والوں کے لئے دوزخ میں دردناک عذابات ہوں گے، چنانچہ

آگ اور پانی کے درمیان دوڑتا ہوگا

حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: چار طرح کے دوزخی حَمِیم اور جَحِیم (یعنی کھولتے پانی اور آگ) کے درمیان بھاگتے پھرتے وَیل وثُبُور (یعنی ہلاکت) مانگتے ہوں گے۔ ان میں سے ایک شخص وہ ہوگا کہ جو اپنا گوشت کھاتا ہوگا۔ دوزخی کہیں گے: اس بدبخت کو کیا ہوا ہماری تکلیف میں اِضافہ کئے دیتا ہے؟ کہا جائے گا: یہ "بدبخت" لوگوں کا گوشت کھاتا (یعنی غیبت کرتا) اور چغلی کرتا تھا۔ (ذم الغیبۃ لابن ابی الدنیا، ص ۸۹، حدیث: ۴۹)

غیبت کی تباہ کاریاں

آیئے !غیبت کی چند تباہ کاریاں سُنئے اور غیبت سے بچنے کی سچی پکی نیت کیجئے، چنانچہ

☆غیبت کرنے والے کو دوزخ میں مُردار کھانا پڑے گا۔☆غیبت مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کی طرح ہے۔☆غیبت کرنے والا عذابِ قبر میں گرفتار ہو گا۔☆غیبت کرنے والے دوزخ میں تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہرے اور سینے کو بار بار چھیل رہے ہوں گے۔☆غیبت کرنے والے کو اُس کے پہلوؤں سے گوشت کاٹ کاٹ کر کِھلایا جائے گا۔☆غیبت کرنے والے قیامت میں کتّے کی شکل میں اٹھیں گے۔☆غیبت کرنے والے دوزخ کے بندر ہوں گے۔☆غیبت کرنے والے دوزخ کے کھولتے ہوئے پانی اور آگ کے درمیان موت مانگتے دوڑ رہے ہوں گے اور دوزخی ان سے بیزار ہوں گے۔☆غیبت کرنے والے سب سے پہلے دوزخ میں جائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ”نیک اعمال“

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک **دعوتِ اسلامی فیضانِ غوثِ پاک** ہے، فیضانِ خواجہ و رضا بلکہ فیضانِ اَوْلیا ہے، اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی مبارَک تعلیمات سیکھنے، ان کے نقشِ سیرت سے روشنی لے کر اپنی زِندگی چمکانے، سینہ مدینہ بنانے یعنی پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت اور سنتوں پر عَمَل کا جذبہ بڑھانے کے لئے آپ بھی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے! 12 دینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دُنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: **نیک**

اعمال بھی ہے۔ ❁ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ (پ28، الحشر:18)

تَرجَمہ کَنْزُالْعِرْفان: اور ہر جان دیکھے کہ اس نے کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے۔

❁ سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عقل مند وہ ہے جو اپنا مُحاسَبہ اور مرنے کے بعد کے لئے عَمَل کرے[1] ❁ اپنی اِصلاح کرنے اور خود کو شیطان سے بچانے کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ ہم اپنی عادات، اپنے کردار اور اپنے اَعْمال کا جائزہ لیا کریں۔

❁ دورِ حاضِر میں امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنا جائزہ لینے کا آسان طریقہ دیا ہے: رسالہ نیک اَعْمال ❁ دُرُست اسلامی زِندگی گزارنے کا یہ بہترین نسخہ ہے ❁ اس کے ذریعے نہ جانے کتنوں کی اِصلاح ہو چکی ہے ❁ آپ بھی یہ رسالہ خریدیئے! روزانہ اپنا جائزہ لیا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! بہت فائدہ ہو گا ❁ اَخلاق سَنْوریں گے ❁ کردار اچھا ہو گا ❁ عادات بہتر ہوں گی ❁ نیکیوں پر استقامت ملے گی ❁ گُناہوں سے نفرت ہو گی ❁ دِل روشن ہو گا ❁ محبّتِ اِلٰہی نصیب ہو گی ❁ عشقِ رسول میں اِضافہ ہو گا ❁ روحانیت ملے گی اور ❁ فِکْرِ آخرت نصیب ہو گی۔ نیک اَعْمال (Naik Amaal) نامی موبائل ایپلی کیشن بھی موجود ہے، چاہیں تو اپنے موبائل میں یہ ایپلی کیشن انسٹال کر لیجئے! اور روزانہ وقت مُقَرَّر کر کے اس کے خانے فِل کرنے کی نِیّت کر لیجئے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیدھے ہاتھ سے لین دین کے مدنی پھول

[1]... ترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ، صفحہ: 583، حدیث: 2459۔

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! سیدھے ہاتھ سے لین دین کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 1 فرمان مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: فرمایا: تم میں سے ہر ایک سِیدھے ہاتھ سے کھائے اور سِیدھے ہاتھ سے پیئے اور سِیدھے ہاتھ سے لے اور سیدھے ہاتھ سے دے کیونکہ شیطان اُلٹے ہاتھ سے کھاتا اور اُلٹے ہاتھ سے پیتا اُلٹے ہاتھ سے دیتا اور اُلٹے ہاتھ سے لیتا ہے۔ (ابنِ ماجہ، ج۴ص۱۲حدیث۳۲۶۶) ☆ سیدھی جانب میں نیک فال ہے کہ یہ جنتیوں کی جانب ہے۔ (فیض القدیر، باب کان وھی الشمائل الشریفۃ، ۵/۲۶۳، تحت الحدیث: ۶۹۹۵۔) ☆ سِیدھے ہاتھ سے کھانا پینا سُنَّت ہے۔ (آداب طعام، ص۱۳۰) ☆ نیکیاں لکھنے والا فرشتہ داہنی طرف رہتا ہے اس کی وجہ سے یہ سمت افضل ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/۲۸۷۔)

﴿اعلان﴾

سیدھے ہاتھ سے لین دین کے بقیہ مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کئے جائیں گے، لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

2 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3 ... الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم وکریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 30 جولائی 2026ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

سیدھے ہاتھ سے لین دین کے بقیہ مدنی پھول

مولانا محمد سردار احمد قادری چشتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لینے اور دینے میں دائیں ہاتھ کو استِعمال کرو، یہ عادت ایسی پختہ ہو جائے کہ کل قِیامت کو جب نامۂ اعمال پیش ہو تو اِسی عادت کے مُوافِق دایاں ہاتھ آگے بڑھ جائے تب تو کام بن جائے گا۔ (حیاتِ محدث اعظم، ص۳۷۴) ☆ اسلام میں داہنا حصہ مبارک مانا گیا کہ قیامت میں نیکوں کے نامۂ اعمال بھی اسی ہاتھ میں ہوں گے۔ (مرآ

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

2 ... تاریخ ابن عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

ۃ المناجیح، ۱/۲۸۷)☆حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے تمام کاموں میں دائیں جانب سے ابتدا کرنے کو پسند فرماتے تھے۔(بخاری، کتاب الوضوء، باب التیمن فی الوضوء والغسل، ۱/۸۱، حدیث:۱۶۸)☆سیدھے ہاتھ سے کھایئے، اُلٹے ہاتھ سے کھانا، پینا، لینا، دینا، شیطان کا طریقہ ہے۔(کھانے کا اسلامی طریقہ، ص۸)☆کسی کو پانی پلاتے وقت جگ سیدھے ہاتھ میں ہو تا ہے جبکہ گلاس اُلٹے میں اور اُلٹے ہاتھ سے گِلاس دوسروں کو دیتے ہیں، کسی سے جگ اور گلاس دونوں لینے ہوں تو ہم دونوں ہاتھوں سے ایک ساتھ لے لیتے ہیں جبکہ یہ طریقہ غلط ہے پہلے سیدھے ہاتھ سے جگ لیں اور پھر جگ کو اُلٹے ہاتھ میں پکڑلیں تا کہ سیدھا ہاتھ خالی ہو جائے اور اب سیدھے ہاتھ سے گلاس لے لیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆آندھی کے وقت کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق **"آندھی کے وقت کی دعا"** یاد کروائی جائے گی۔وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَ خَیْرَمَا فِیْھَا وَ خَیْرَمَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ۔

ترجَمہ: اے اللہ میں تجھ سے اس (آندھی) کی جو کچھ اس میں ہے اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے، اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس (آندھی) کے شر سے اور جو اس میں ہے اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔**(مدنی پنج سورہ، ص211)**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2)پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟(3)گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟(4)رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟(5)پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پڑھی؟(6)کنزُالاِیمان مع خزائنُ العرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟(7)شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟(8)کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟(9)آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟(10)کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالرٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟(11)راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟(12)اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟(13)بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟(14)(گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟(15)اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟(16)"مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17)گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18)مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20)دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21)صدائے مدینہ لگائی؟(22)اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23)آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24)کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟(25)سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26)کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27)داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28)گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30)گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31)اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟(مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32)ظہر کی چار سُنّتِ قَبْلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33)تَہَجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیْل ادا کی؟(34)اوّابین یا اِشراق و چاشت کے نوافل پڑھے؟(35)کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبْلِیہ پڑھیں؟(36)اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37)دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟(38)جھوٹ

بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟(40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق و رِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟(47) چوک درس دیا، یا سُنا؟(48) اپنے والدین اور پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53) زبان کو فُضول اِستِعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55) عمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کا اَدب و اِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق و چاشت) شرکت کی؟(60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62) اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟(65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی احول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروا دیا؟(68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69) اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا اِمام مسجد، مؤذّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت(یعنی ایک ساتھ)12 ماہ اور مختلف کورسز(12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سنّت

یااللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد